درسِ حدیث

نزولِ مسیح

ریاض الحق

حضرت مسیح علیہ السلام کا نزول بالکل حق ہے۔ اس کی تصدیق ان روایات سے ہوتی ہے جن کو امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ نے بیان کیا ہے۔ خلفاء راشدین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ائمہؒ صالحین اور فقیہانِ اسلام نے اس حقیقت کا اثبات و اعتراف کیا ہے۔ ان حلقوں اور بزرگ ہستیوں میں سے کسی نے بھی کسی درجے میں کوئی اختلاف نہیں کیا۔ چنانچہ یہ بات واضح ہو گئی کہ اس پر اجماعِ امت ہے اور مسلمانوں پر اس حقیقت کو ماننا واجب ہے۔ عیسائی بھی حضرت عیسٰی علیہ السلام کی دوسری آمد کو تسلیم کرتے ہیں اور اس کو حق مانتے ہیں ملاحظہ ہو انجیل ۲۲۰:

Jesus replied, embracing his mother:
Believe me, mother, for verily I say to thee
That I have not dead at all; for God hath
reserved me till near the end of the world."

تاہم کچھ عقلیت پسند لوگ اور خاص طور پر مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ دُنیا میں نہیں آئیں گے کیونکہ وہ طبعی موت مرے ہیں۔ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کو موت کے بعد کشمیر میں سری نگر کے مقام پر دفن کیا گیا ہے۔ اس بات کا ذکر مولوی محمد علی نے قرآن مجید کے انگریزی ترجمے کے ضمن میں کیا ہے (صفحہ نمبر ۶۸۶ حوالہ نمبر ۱۷۲۳)

عیسائیوں کا یہ عقیدہ ہے حضرت مسیح علیہ السلام نے صلیب پر جان دی لیکن وہ دوبارہ جسمانی طور پر زندہ ہوئے اور اس وقت آسمانوں پر زندہ ہیں۔ برناباس نے اپنی انجیل میں لکھا ہے کہ خدا ہماری اور حضرت مریم کی دل کی بات کو جانتا تھا کہ ہم اپنے آقا حضرت مسیح سے ملنا چاہتے ہیں۔ وہ فرشتے جو حضرت مریم کے نگران تھے وہ تیسرے

آسمان پر گئے جہاں حضرت مسیح فرشتوں کے جلو میں تھے انہوں نے حضرت کو یہ باتیں بتائیں تو حضرت مسیح نے خدا سے دُعا کی کہ انہیں ان کی ماں اور اُن کے پیروکاروں کو دیکھنے کی طاقت دی جائے ۔ اس پر خدا نے چار مقرب فرشتوں یعنی جبرئیل میکائیل، رافائیل اور یورائیل کو حکم دیا کہ وہ حضرت مسیح کو ان کی ماں کے کمرے لے جائیں اور تین دن تک انکی حفاظت کریں اور صرف ان لوگوں کو دیکھنے کی اجازت دیں جو ان کو مانتے ہیں ۔حضرت مسیح شان و شوکت میں گھرے ہوئے اپنی ماں کے کمرے کی طرف تشریف لائے جہاں وہ اپنی بہنوں کے ساتھ بیٹھی تھیں اس کے علاوہ لکھنے والا، یوحنا جیمز اور پیٹر بھی موجود تھے ۔ یہ سب لوگ خوف سے گر پڑے لیکن حضرت مسیح نے کہا کہ ڈرو نہیں میں مسیح ہوں اور رونے سے باز رہو کیونکہ میں مر نہیں گیا بلکہ زندہ ہوں ۔ یہ لوگ بڑی دیر تک حیران رہے کیونکہ وہ جان رہے تھے کہ حضرت مسیح فوت ہو گئے ہیں ۔تب حضرت مریم نے روتے ہوئے کہا کہ بیٹا مجھے بتاؤ کہ جس خدا نے تمہیں مُردے زندہ کرنے کی قوت دی تھی اُس نے تمہیں کیوں موت دے دی ۔ تمہارے دوست تمہارے رشتہ دار اور تمہاری تعلیمات کی بے عزتی ہوئی ہے کیونکہ ہر وہ جو تمہیں چاہتا تھا ایسے ہے جیسے وہ مر گیا ہو ۔ حضرت مسیح نے اپنی ماں کے گلے سے لگ کر کہا ماں، مجھ پر یقین کرو کہ مجھے موت نہیں آئی کیونکہ خدا نے مجھے دنیا کے تقریباً خاتمے کے وقت تک محفوظ کر لیا ہے ۔ حضرت مسیح نے اس بات کی گواہی فرشتوں سے دلوائی۔"

قرآن مجید کے مطابق حضرت عیسٰی علیہ السلام کو نہ تو قتل کیا گیا اور نہ پھانسی دی گئی بلکہ ان کو آسمان پر اٹھا لیا گیا ۔ احادیث کا بیان ہے کہ حضرت عیسیٰؑ دوبارہ ظاہر ہوں گے اور بھٹکی ہوئی انسانیت کو سیدھی راہ پر لائیں گے :

وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ ج وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ۚ

(سورۃ نساء آیت ۱۵۷)

اور ان کے اس کہنے پر کہ ہم نے قتل کر دیا مسیح عیسٰی مریم کے بیٹے کو جو رسول تھا اللہ کا ۔ انہوں نے اس کو قتل نہیں کیا اور نہ سولی چڑھایا بلکہ یہ معاملہ ان کے لئے شبہ میں ڈال دیا گیا ۔

اِذْ قَالَ اللّٰہُ یٰعِیْسٰٓی اِنِّیْ	جس وقت کہا اللہ نے اے عیسٰی میں
مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ	تجھ کو وصول کر لوں گا اور اٹھا لوں گا
وَمُطَھِّرُکَ مِنَ الَّذِیْنَ	اپنی طرف اور پاک کروں گا کافروں
کَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ	سے اور رکھوں گا تیرے تابعوں
اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ	کو اوپر منکروں کے قیامت کے
کَفَرُوْا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ ج	دن تک ۔

(آل عمران آیت ۵۵)

یہ آیات واضح طور پر بتاتی ہیں کہ یہود کا یہ دعویٰ کہ انہوں نے حضرت عیسٰیؑ کو قتل کر دیا یا پھانسی دے دی یہ بالکل غلط ہے ۔ علاوہ ازیں بائبل اور تاریخ سے بھی کچھ ثبوت نہیں ملتا کہ واقعتاً حضرت عیسٰی کو پھانسی دی گئی تھی بلکہ بائبل کے مطابق غدار یہودا اسکاریوتی کو پھانسی دے دی گئی تھی جس کی شکل حضرت عیسٰی جیسی ہو گئی تھی وقت آخر کار قرآن مجید کے بیان کو لازماً ثابت کر دے گا ۔

قادیانی سورہ مائدہ کی آیت نمبر ۱۱۷ کو اپنا مستدل بناتے ہیں ۔ یہی آیت ان کا واضح مستدل ہے کہ حضرت عیسٰی طبعی موت مرے کیونکہ آیت میں توفی کا لفظ آیا ہے :

فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ کُنْتَ اَنْتَ	پھر جب تو نے مجھے وصول کر لیا تو
الرَّقِیْبَ عَلَیْھِمْ ؕ	تو ہی ان کی خبر رکھنے والا تھا ۔

(مائدہ ۱۱۷)

اس توفّی کے لفظ سے انہوں نے نتیجہ نکالا ہے کہ اس سے مراد طبعی موت ہے اور وہ دوبارہ دنیا میں نہیں آئیں گے ۔ آیئے دیکھیں کہ کیا ہر جگہ اس لفظ کا معنیٰ طبعی موت ہونا ہے وہ موت جس سے دوبارہ زندہ کرنا نہیں ہے، قرآن حکیم میں آیا ہے ۔

اَللّٰہُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ	اللہ کھینچ لیتا ہے جانیں جب وقت
مَوْتِھَا وَالَّتِیْ لَمْ تَمُتْ	ہوا ان کے مرنے کا اور جو نہیں مریں
فِیْ مَنَامِھَا ؕ (زمر آیت ۴۲)	اپنی نیند میں ۔

وَهُوَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰکُمْ	وہی جو تمہیں موت دے دیتا ہے
بِالَّیْلِ ۔ (انعام-۶)	رات کو

ان آیات سے واضح ہوتا ہے کہ توفیٰ کا لازمی مفہوم طبعی موت نہیں ہے بلکہ اس کا مطلب پورا وصول کر لینا روح کو روک لینا اور نیند کے مفہوم میں بھی استعمال ہوا ہے۔

وَ مَا قَتَلُوْہُ یَقِیْنًاۢ ۙ بَلْ	اور انہوں نے اس کو ہرگز قتل
رَّفَعَہُ اللّٰہُ اِلَیْہِ ؕ وَ کَانَ	نہیں کیا بلکہ اللہ نے اس کو اپنی
اللّٰہُ عَزِیْزًا حَکِیْمًا ○	طرف اٹھا لیا اور اللہ زبردست
(النساء ۱۵۸)	حکمت والا ہے ۔

چنانچہ اس آیت سے رفعِ مسیح کے متعلق ناقابل تردید ثبوت مل جاتا ہے کہ ان کو آسمان پر اٹھا لیا گیا۔ اس بات کا ثبوت مندرجہ ذیل آیت سے بھی مل رہا ہے۔

وَاِنْ مِّنْ اَہْلِ الْکِتٰبِ	اور اہل کتاب میں سے کوئی نہیں ہوگا
اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِہٖ قَبْلَ	مگر لازماً اس پر ایمان لائے گا اس
مَوْتِہٖ ۚ وَیَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَکُوْنُ	کی موت سے پہلے اور قیامت کے
عَلَیْہِمْ شَہِیْدًا ○	دن وہ ان پر گواہ ہوگا ۔
(النساء ۱۵۹)	

حضرت مسیح کا نزول ہوگا اور تمام اہل کتاب ان کی موت سے پہلے پہلے ان پر ایمان لا کر رہیں گے۔ احادیث یعنی مسلم اور بخاری کی روایات سے بھی یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ وہ یہودی جو حضرت عیسیٰ کو نہیں مانتے وہ سب حضرت مسیح کے نزول ثانی کے وقت ان پر ایمان لائیں گے۔

جبکہ وہ دوبارہ دُنیا میں تشریف لائیں گے تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ زندہ ہیں کیونکہ جب کوئی شخص مر جاتا ہے تو دوبارہ دنیا میں نہیں آتا۔ قرآن حکیم بیان کرتا ہے کہ اللہ نے جس پر موت کا فیصلہ کر لیا ہو اس کی روح کو روک لیا جاتا ہے:-

اگر حضرت عیسٰی کو ۲۰۰۰ سال قبل موت آگئی تھی تو وہ دنیا میں کیسے واپس آسکتے ہیں اس کے علاوہ اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں تو حضرت عیسٰیؑ کیسے تشریف لائیں گے اس طرح تو وہ آخری نبی ہوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نہیں ہو سکتے ،، یہ قادیانیوں کے نظریات ہیں اگر ان کو درست تسلیم کر لیا جائے تو پھر قرآن اور حدیث کی تمام باتوں کو جھٹلانا پڑے گا نعوذ باللہ - رہا یہ سوال کہ حضرت عیسٰی آخری نبی ہو گئے تو اس کی صراحت کردی گئی کہ چونکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے تشریف لائے اس لئے وہ آخری نبی نہیں ہونگے - اس کے علاوہ وہ اپنی کوئی شریعت نہیں لائیں گے بلکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت کے مطابق فیصلے کریں گے - ان کی آمد ایک نئے رسول کی آمد نہ ہوگی -

رفع مسیح اور نزول مسیح کے متعلق چند احادیث مشکوٰۃ سے درج ذیل ہیں -

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عليهِ	روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ فرمایا
وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس
بِيَدِهٖ لَيُوْشِكَنَّ اَنْ	ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری
يَنْزِلَ فِيْكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ	جان ہے عین قریب ہے کہ تم میں
حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرَ	ابن مریم اتریں گے اور تمہارے درمیان
الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيْرَ	عدل اور فیصلے کریں گے - پھر وہ
وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيْضَ	صلیب کو توڑ دیں گے سور کو ماردیں
الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهٗ اَحَدٌ	گے اور جزیہ ختم کردیں گے - اور مال
حَتّٰى تَكُوْنَ السَّجْدَةُ	اتنا زیادہ ہو جائے گا کہ کوئی اس
الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ	کو قبول نہیں کرے گا یہاں تک کہ ایک
الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا ثُمَّ	سجدہ دُنیا اور جو کچھ اس میں ہے،
يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَاقْرَءُوْا	اس سے بہتر ہو جائیگا - پھر حضرت ابوہریرہ
اِنْ شِئْتُمْ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ	نے کہا تم پڑھو اگر چاہتے ہو اور اہل
الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ	کتاب میں سے کوئی نہ ہوگا جو ان

قَبْلَ مَوْتِهٖ (الآية) (متفق عليه)
عنه قَالَ قَالَ رسولُ اللهِ صلى
الله عليه وسلم لَيَنْزِلَنَّ
ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَادِلًا
فَلَيَكْسِرَنَّ الصَّلِيْبَ
وَلَيَقْتُلَنَّ الْخِنْزِيْرَ وَ
وَلَيَضَعَنَّ الْجِزْيَةَ —
لَيَتْرُكَنَّ الْقِلَاصَ
فَلَا يُسْعٰى عَلَيْهَا وَ
وَلَتَذْهَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَ
التباغض والتَّحَاسُدُ وَلَيَدْعُوَنَّ
إِلَى الْمَالِ فَلَا يقبله أَحَدٌ
رواه مسلم وَفِي رواية
لَهُمَا قَالَ كَيْفَ انتم إِذَا
نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ
وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ ٥

پر انکی موت سے پہلے ایمان نہ لائے"۔
حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے
انہوں نے فرمایا کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے لازماً نازل
ہوں گے تمہارے درمیان ابن مریم
فیصلے کرتے ہوتے اور عدل کرتے
ہوئے۔ پھر وہ ضرور توڑ دیں گے
صلیب سؤر کو مار دیں گے اور
جزیہ ختم کر دیں گے - وہ اونٹوں
کو چھوڑ دیں گے اور اس پر زکوٰۃ
وصول کرنے والا کوئی نہیں ہوگا۔
دشمنی، آپس کا بغض اور حسد ختم
ہو جائیں گے - وہ مال کی طرف
بلائیں گے بھی تو کوئی مال قبول
نہیں کرے گا یہ مسلم کی روایت ہے
اور ان دونوں کی روایت میں فرمایا۔
تم کیسے ہوگے جب تمہارے درمیان ابن مریم اتریں گے اور تمہارا امام تم ہی
میں سے ہوگا۔

عن جابرٍ قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم
لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ
أُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى
الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ إِلَى يَوْمِ
الْقِيَامَةِ قَالَ فَيَنْزِلُ
عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيَقُوْلُ

حضرت جابرؓ سے روایت ہے فرمایا
انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے میری امت میں سے
ایک جماعت لڑائی جاری رکھے گی
اور وہ غالب ہونگے قیامت کے
دن تک - فرمایا پھر نازل ہونگے
عیسیٰ ابن مریم اس جماعت کا امیر

أمِيرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ لَنَا فَيَقُوْلُ لَا إنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللهِ هٰذِهِ الامَّةَ۔ (مسلم)

ان سے کہے گا آگے آیئے ہمیں نماز پڑھایئے۔ وہ فرمائیں گے نہیں تم میں سے بعض دوسروں پر امیر ہیں یہ اللہ کی عزت ہے ان لوگوں پر (امت محمدؐ مراد ہے)

عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ينزل عيسى بن مريم إلى الارض فيتزوج و يولد له ويمكث خمسًا واربعين سنة ثم يموت فيدفن معي في قبري فاقوم انا وعيسى بن مريم في قبر واحد بين ابي بكر وعمر (ابن الجوزی)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسیٰ ابن مریم زمین پر نازل ہوں گے پھر وہ شادی کریں گے ان کے بچے ہوں گے وہ پینتالیس سال رہیں گے۔ پھر وہ وفات پائیں گے اور میرے ساتھ میری قبر میں اُن کو دفن کیا جائے گا۔ پھر میں اور عیسیٰ ایک قبر سے ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے درمیان اُٹھیں گے۔

مندرجہ بالا احادیث کا مضمون پوری وضاحت اور صفائی سے حضرت عیسیٰ کی دوسری بار آمد کو بیان کرتا ہے تاہم ان احادیث کے تمام مضامین پر بحث کرنے کے لئے یہ مناسب موقع نہیں۔ جب دجال جو کہ بدی کا مجسم کردار ہے، اپنے زہرناک نظریات پھیلائے گا تو تمام لوگ اس کے کمالات اور بدی کے معجزوں سے انتہائی متأثر اور مغلوب ہو جائیں گے۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرشتوں کے جلو میں آسمان سے نازل ہوں گے وہ دمشق کے مشرق میں ایک سفید منار پر اتریں گے۔ پھر آپ امام مہدی کے پیچھے نماز پڑھیں گے اور یہ ثابت کریں گے کہ وہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت نافذ کرنے آئے ہیں۔ وہ صلیب کو تباہ

کردیں گے جوکہ حضرت مسیح کی صلیب دیئے جانے کی نشانی ہے کیونکہ یہ ایک چھوٹا نشان اور جھوٹا شعار ہے جو غلط فہمی اور بیوقوفی کی وجہ سے عیسائیوں نے اپنا رکھا ہے۔ وہ زمین پر خدا کے دین کو غالب کردیں گے - پھر اس دین اور خدا کی بادشاہت میں آپس کی دشمنی حسد نفرت اور بغض ختم ہو جائیں گے - ایک بار پھر زمین خدا کی حمد کے نغمے سے لبریز ہو جائے گی -

حضرت مسیح سُرخ رنگ والے اور بہت خوبصورت ہوں گے - ان کے بال لمبے ہوں گے وہ شادی کریں گے اور انکے بچے ہوں گے وہ دجال کی تلاش میں نکلیں گے اور لُد کے مقام پر اُسے پالیں گے - یہ مقام شام میں بتایا گیا ہے اور اب اسرائیل میں ہے - پھر وہ دجال کو اپنے ہاتھوں سے قتل کردیں گے پھر اس وقت تمام یہودی اور عیسائی اسلام قبول کرلیں گے - اس طرح قرآن مجید کی پیشین گوئی حرف بحرف پوری ہو جائے گی - هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ - یہ اسلام کا غلبہ ثانی ہوگا -

اسی طرح قرآن مجید کی اس آیت کی تشریح بھی ثابت ہو جائے گی کہ تمام اہل کتاب حضرت مسیح پر ان کی موت سے پہلے ایمان لائیں گے - حضرت مسیح کے زمانے میں یاجوج ماجوج حملہ کریں گے لیکن حضرت مسیح ان کے حملے کو ناکام بنا دیں گے - پھر بہت بھاری مقدار میں بارشیں ہونگی اس سے دنیا میں بہت زیادہ غلہ اور سبزیاں پیدا ہونگی - دنیا میں فراوانی ہوگی - پھر ایک خوشگوار ہوا چلے گی پھر تمام مسلمان موت کی آغوش میں چلے جائیں گے - پھر حضرت عیسیٰ بھی وفات پائیں گے اور ان کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے روضے میں ان کے پہلو میں دفن کیا جائے گا - <xxxxx

قرآن حکیم کی مقدس آیات اور احادیث نبوی آپ کی دینی معلومات میں اضافہ اور تبلیغ کے لیے اشاعت کی جاتی ہیں۔ ان کا احترام آپ پر فرض ہے۔ لہٰذا جن صفحات پر یہ آیات درج ہیں ان کو صحیح اسلامی طریقہ کے مطابق بے حرمتی سے محفوظ رکھیں۔